اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور ۔ پاکستان
یوم چہارشنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۱۲ روپے
ششماہی ؍؍ ۱۱ ؍؍
سہ ماہی ؍؍ ۶ ؍؍
ماہوار ؍؍ ۲½ ؍؍
قیمت
فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۲۳ احسان ۱۳۲۷ ہش | ۱۴ شعبان ۱۳۶۷ ہجری | ۲۳ جون ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۴۱

مختصرات

جنیوا ۔ ۲۲ جون ۔ یو ۔ این ۔ او کے مقرر کردہ کشمیر کمیشن نے حکومت پاکستان اور حکومت ہند کو دعوت دی ہے کہ وہ کمیشن کے کام میں مدد دینے کیلئے اپنے اپنے افسر بھیجیں کمیشن کے عملہ کا ایک حصہ عنقریب کراچی پہنچنے والا ہے۔

لنڈن ۲۲ جون ۔ حکومت نظام کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن نے ایک بیان میں اس خبر کو غلط بتایا کہ انہوں نے حکومت نظام سے تعلق منقطع کر لیا ہے۔ آپ نے کہا ۔ میں حکومت نظام کی طرف سے بدستور کام کرتا رہونگا۔

"اسلامی ممالک کو حکومت حیدرآباد کی خود مختاری تسلیم کر لینی چاہیئے"

اکونٹنٹ جنرل کے ملازمین کو اعزازی معاوضہ دینے کا فیصلہ

حکومت پاکستان کے محکمہ خزانہ کا اعلان

کراچی ۲۲ جون ۔ اکونٹنٹ جنرل پاکستان کے دفاتر میں گذشتہ دنوں سے جو ہڑتال جاری تھی ۔ آج اس کے سلسلے میں حکومت پاکستان کے محکمہ خزانہ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان کی یہ بنیادی پالیسی ہے کہ ہڑتال کے ایام کی تنخواہ ہرگز ہڑتالیوں کو نہ دی جائے ۔ لیکن چونکہ ملازمین ہڑتال کی مضرت سے پوری طرح باخبر نہ تھے ۔ اس لئے ان سے یہ رعایت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سال نہایت مشکل حالات میں کام کرنے کی وجہ سے ملازمین کو اعزازی معاوضہ دیا جائے ۔ نیز ان کی سروس پر ہڑتال کی وجہ سے کوئی اثر نہ پڑنے دیا جائے ۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آئینی طریق کو چھوڑ کر ہڑتال کے ذریعے سے اپنی شکایات کو پیش کرنا پاکستان کے لئے سخت نقصان دہ ہے ملازمین کو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

کونٹ برناڈوٹ کی طرف سے عربوں اور یہودیوں میں مستقل صلح کرانے کی کوشش

شاہ عبداللہ کی شاہ فاروق اور سلطان ابن سعود سے ملاقاتیں

بیت المقدس ۲۲ جون ۔ اتحادی اقوام کے مقرر کردہ ثالث کونٹ برناڈوٹ نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا ۔ اُمید ہے کہ میں آئندہ چند دنوں میں عربوں اور یہودیوں کے درمیان مستقل صلح کرانے کے سلسلے میں چند ٹھوس تجاویز پیش کرنے کے قابل ہو جاؤنگا ۔ آپ نے کہا ۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو عارضی صلح کی میعاد گذر جانے کے بعد بھی میں فریقین سے گفت و شنید جاری رکھونگا تاکہ میں مستقل صلح کرانے میں کامیاب ہو سکوں ۔

شرق اردن کے شاہ عبداللہ دو دن کے لئے قاہرہ تشریف لے گئے ہیں ۔ جہاں آپ مصر کے فرمانروا شاہ فاروق سے ملاقات کرینگے ۔ اسکے بعد آپ ریاض جا کر سلطان ابن سعود سے بھی ملیں گے ۔ یہ ملاقاتیں آپ اس غرض سے کر رہے ہیں تاکہ مسئلہ فلسطین کے متعلق عرب ممالک کے درمیان پُورا اتحاد قائم رہے ۔

مولینا شبیر احمد عثمانی کی اسلامی ممالک سے اپیل

کراچی ۲۲ جون ۔ جمعیۃ العلمائے اسلام پاکستان کے صدر مولوی شبیر احمد عثمانی نے ایک بیان میں تمام اسلامی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ حیدرآباد کو ایک آزاد اور خود مختار ملک تسلیم کر لیں ۔ آپ نے کہا ۔ اگر اسلامی ممالک ایسا کریں ۔ تو اس سے حکومت نظام کو کافی مدد ملے گی ۔ اور اس کے لئے یو ۔ این ۔ او کا ممبر بننے کا امکان پیدا ہو جائے گا ۔

"سُرخ پوش پاکستان کے وفادار ہیں!"

(ڈاکٹر خانصاحب)

پشاور ۲۲ جون ۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم ڈاکٹر خانصاحب نے ایک بیان میں کہا ۔ سُرخ پوش پارٹی سمجھتی ہے کہ پاکستان اس کا قدرتی وطن ہے ۔ اس لئے وہ اپنے وطن کی عظمت اور طاقت کو بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہے گی ۔

آپ نے کہا ۔ سُرخپوش ہمیشہ پاکستان کے وفادار رہیں گے ۔ ان کی سرگرمیاں صرف تعمیری کاموں تک محدود رہیں گی ۔

گاندھی جی کے قتل کے سلسلے میں ملزمین پر فرد جرم لگا دی گئی

دہلی ۲۲ جون ۔ آج صبح لال قلعہ میں گاندھی جی کے قتل کے سلسلے میں مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی ۔ تمام ملزمین پر فرد جرم عائد کر دی گئی ۔ اب چونکہ ابتدائی کارروائی مکمل ہو چکی ہے ۔ اس لئے مقدمہ کی کارروائی کئی روز باقاعدہ جاری رہے گی ۔ ایک ملزم سلطانی گواہ بن گیا ہے ۔ ناتھورام گاڈسے پر گاندھی جی کو قتل کرنے کا الزام ہے ۔ مسٹر ناتھورام اور دیگر ملزمین نے الزامات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

ملایا میں دہشت پسندوں کی گرفتاریاں

سنگاپور ۲۲ جون ۔ ملایا میں حکومت نے دہشت پسندوں کے خلاف ایک وسیع مہم شروع کر دی ہے چنانچہ چار سو سے زیادہ دہشت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے

کابینہ مغربی پنجاب کا اجلاس جمعرات کو

لاہور ۲۲ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ کابینہ کا ہفتہ وار اجلاس اب جمعہ کے بجائے جمعرات کو ہوا کرے ۔ اس تبدیلی کی وجہ یہ ہے کہ بعض نئے وزراء کو اعتراض تھا کہ اجلاس کے خاتمہ پر نماز جمعہ کے لئے بہت تھوڑا وقت بچتا ہے ۔

میاں نوراللہ شکریہ ادا کرتے ہیں

لاہور ۲۲ جون ۔ محکمہ اطلاعات عامہ کی ایک غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ میاں نوراللہ وزیر خزانہ مغربی پنجاب نے حسب ذیل بیان دیا ہے :۔

مجھے بہت سے دوستوں اور بہی خواہوں کی طرف سے منصب وزارت پر فائز ہونے پر مبارکباد کے خطوط موصول ہو رہے ہیں ۔ میں نے فرداً فرداً ان تمام خطوط کا جواب دینے کی کوشش کی ہے ۔ مگر ممکن ہے کہ کام یا پیغامات کی زیادتی کی وجہ سے کئی پیغامات کا جواب نہ دیا جا سکا ہو ۔ اس لئے میں بذریعہ اخبارات خیر سگالی کے پیغامات بھیجنے والوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں

راشن ڈپو کے اوقات

لاہور ۲۲ جون ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

راشننگ کنٹرولر لاہور نے لاہور کے راشن بندی کے رقبے میں ڈپو کھلنے کے اوقات بدل دئے ہیں ۔ اب تمام ڈپو صبح ۷ بجے سے گیارہ بجے تک ۔ اور بعد دوپہر ساڑھے چار بجے سے ۷ بجے تک کھلا کرینگے ۔

تعطیل

کل بروز بدھ مورخہ ۲۳ ؍۴۸ بوجہ شب برات مطبع میں تعطیل ہوگی ۔ اس لئے ۲۴ ؍۴۸ کو پرچہ شائع نہیں ہو سکے گا ۔

۲۲ ؍۶ مینیجر

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۲۳ جون ۱۹۴۸ء

تجارتی انسانیت

پچھلے سال حکومت آسٹریلیا نے ان ملایوں کو جو دوران جنگ میں آسٹریلیا میں داخل ہوئے تھے اور جنہوں نے آسٹریلین لڑکیوں سے شادیاں کرلی تھیں "سفید آسٹریلیا" پالیسی کی وجہ سے ملک سے نکل جانے کا حکم دیا تھا۔ اب ایک آسٹریلیا کا خیر سگالی مشن جنوب مشرقی ایشیا میں تعلیم۔ ریلیف۔ سپلائیز اور وظائف تقسیم کرنے کی غرض سے دورہ کر رہا ہے۔

سفید آسٹریلین پالیسی یہ ہے۔ کہ کوئی آدمی جولڑ کا یا حق پیدائش سے یورپین نہ ہو دوامی طور پر آسٹریلیا میں نہیں رہ سکتا۔

اب ڈاکٹر ایوٹ۔ آسٹریلیا کے وزیر امور خارجہ نے اپنے ایک بیان میں آسٹریلیا کی مندرجہ بالا امی گریشن پالیسی کی حمائت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ آسٹریلیا کی یہ پالیسی بالکل ان بنیادی حقوق کے مطابق ہے۔ جن کا دوسری قوموں کو بھی اپنی آبادی کی وضع وساخت کا دعوے ہے۔

اگر ڈاکٹر ایوٹ کے اس اصول اور اس عذر کو صحیح مان لیا جائے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ کیا ڈاکٹر ایوٹ بتا سکتے ہیں۔ کہ یورپین قومیں جہاں تک ایشیائی ملکوں کا تعلق ہے۔ خود بھی اس اصول پر عمل کرتی ہیں۔ اور ڈاکٹر ایوٹ کی اس تشریح وتوضیح کو مانتی ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ یورپ کے سفید شہری افریقہ اور ایشیا کے ممالک میں دوامی طور پر آباد ہو گئے ہیں اور ملک کے اصل باشندوں کی مرضی کے علی الرغم ان ممالک میں ہر جگہ۔ بڑے بڑے فارموں کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ اگر آسٹریلیا کے سفید باشندوں کو یہ حق ہے۔ کہ ملایا کے کالے لوگوں کو اپنے ملک میں آباد نہ ہونے دیں۔ تو کیا ملایا کے کالے باشندوں کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ یورپ کے سفید باشندوں کو اپنے ملک سے نکال دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اصول وصول کوئی چیز نہیں۔ اصل قانون وہی ہے "جس کی لاٹھی اس کی بھینس"

آسٹریلیا نے جو خیر سگالی کا مشن جنوب مشرقی ایشیا میں تعلیم وغیرہ کے لئے بھیجا ہے۔ سوا تجارتی اشتہار بازی کے اور کچھ بھی نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ آسٹریلیا ملایا وغیرہ ممالک کا مال تو لوٹ لینا چاہتا ہے۔ مگر ان کو انسان تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں

راجاجی

لارڈ مونٹ بیٹن رخصت ہو گئے۔ اور انڈین یونین کے گورنر جنرل ۲۱ جون ۱۹۴۸ء کو ایک ہندوستانی مسٹر راجگوپال اچاریہ جنہیں اختصار کے طور پر راجاجی بھی کہا جاتا ہے بن گئے ہیں۔

راجاجی آج سے پہلے مغربی بنگال کے گورنر تھے۔ آپ نے جو دوچار پبلک تقریریں اپنی گورنری کے زمانہ میں کی ہیں۔ وہ اس بات پر شاہد ہیں۔ آپ جو مصائب ہندوستان پر تقسیم کے وقت آئے ہیں۔ ان سے بیحد متاثر ہیں۔ اور آپ اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہند یونین اور پاکستان کے لئے اس وقت جو کام نہائت ضروری ہے۔ وہ اندرونی تعمیر کا کام ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے کہ بے شک نظم ونسق کو چلانے کے لئے ہمارا ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے لیکن اب دانشمندی اور تدبر کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم الگ الگ ہونے کے باوجود بھی اتفاق واتحاد کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

واقعی یہ اصول نہائت قیمتی ہے۔ اور یہ الفاظ بہت معنی خیز ہیں۔ اگر ہماری دونوں نو آبادیاں اس اصول پر شروع ہی سے عامل ہو جاتیں۔ تو جو کشت وخون ہوا ہے۔ وہ ہرگز نہ ہوتا۔ اور یقیناً اب تک ملک کے دونوں حصے ترقی کی منزل میں بہت آگے نکل گئے ہوتے۔

راجاجی کی آمد پر ہم اس لئے بھی خوش آمدید کہتے ہیں۔ کہ آپ انڈین یونین کے پہلے ہندوستانی گورنر ہیں۔ اور آپ کی ذات میں جو خوبیاں ہیں۔ وہ اس حقیقت کے ساتھ ملکر کہ ایک ہندوستانی یقیناً ان مسائل کو جو دونوں نو آبادیوں کے درمیان اس وقت باعث خراش بن رہے ہیں۔ ایک بیرونی گورنر جنرل سے زیادہ اچھی طرح سمجھ سکے گا۔ اور جو الجھنیں بعض بیرونی مفاد کے پیش نظر پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو جلد از جلد سلجھا وے گا۔

لارڈ مونٹ بیٹن خواہ کتنے بھی انڈین یونین کے خیر خواہ تھے۔ مگر پھر بھی ان کو قدرتاً ہند سے اتنی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ جتنی انکو برطانیہ کے مفاد سے ہو سکتی ہے۔ یا جتنی ایک ہندوستانی کو ہندوستان کے مختلف حصوں کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

ہمیں پوری پوری امید ہے کہ راجاجی پاکستان اور ہند یونین کے بین المستعمراتی معاملات کے سلجھانے کے لئے لارڈ مونٹ بیٹن سے بدرجہا بہتر ثابت ہونگے اور وہ ان دونوں کے باہمی تعلقات کو ایسا ہموار کردیں گے۔ کہ آئندہ دونوں ملک بھائیوں کی طرح آپس میں محبت اور رواداری سے سلوک کرنا سیکھ جائینگے۔ آخر راجاجی کے پہلو میں ایک ہندوستانی دل ہے۔ اور آپ سے ہم ایسی امیدیں وابستہ کرسکتے ہیں۔ جو لارڈ مونٹ بیٹن سے ہرگز نہیں کر سکتے تھے۔

وجہ مسرت

ہم نے الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں "مذہب کی آڑ" کے زیر عنوان لکھا تھا۔

"مخالف طاقتیں جو مذہب نہیں بلکہ ذاتی انتفاع کی وجہ سے مسلم لیگ کے خلاف ابھر آئی تھیں۔ اور غداری کی حد تک پہونچ گئی تھیں۔ اب وہی طاقتیں پاکستان کو ناکام بنانے کے لئے مذہب کی آڑ لے رہی ہیں کانگریس نے تقریباً ان تمام جماعتوں کو لالچ سے یا کسی اور طریق سے اپنے ساتھ ملا لیا۔ جو بظاہر اسلامی جماعتیں کہلاتی تھیں۔ صرف جماعتیں ہی نہیں بلکہ فرداً فرداً بہت سے وہ لوگ بھی خرید لئے۔ جو علماء کہلاتے تھے۔ اور بطور عالم دین ہونے کے ان کا عوام پر اثر ہو سکتا تھا۔ . . . . .

ہم دیکھ رہے ہیں کہ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں میں جہاں پاکستان کے حقیقی خیر خواہ بھی شامل ہیں۔ وہاں یہ بدنام لوگ بھی ان کے ساتھ مل گئے ہیں۔ جس سے خواہ مخواہ بدگمانیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ سب سے بڑی حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے انتخاب میں مسلم لیگ کو ووٹ دینا کفر قرار دیا تھا۔ اب وہی مسلم لیگی حکومت سے شریعت کا مطالبہ کرنے میں پیش پیش ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب کو تو ایک آڑ بنایا ہوا ہے۔ ورنہ ان لوگوں کی اصل غرض پاکستان کے راستہ میں روڑے اٹکانا اور اسکو تباہ کردینا ہے اصل میں تو وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور مذہب کو محض بطور کانے کے لئے بطور آلۂ کار استعمال کر رہے ہیں"۔

اس پر محترم مدیر کوثر فرماتے ہیں۔

"اب اگر ان سطور کے لکھنے والے کے سینے میں اسلام کی اور اسلامی حکومت کی کوئی محبت موجود ہوتی تو آج یہ دیکھ کر اس کی روح مسرور ہوتی۔ کہ شریعت کے مطالبے میں قوم کے سارے عناصر جو کل تک اختلاف کرتے رہے ہیں متفق ومتحد ہو چکے ہیں"۔

گویا آپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن آدم شیخ کعبہ کا جبہ ودستار زیب تن کرکے مومنوں میں آملے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ دشمن آدم اور مومن جو دو مختلف عناصر ہیں اور کل تک اختلاف کرتے رہے ہیں۔ متفق ومتحد ہو چکے ہیں۔ اور جو شخص دشمن آدم کی چالوں کو جانتا ہو اور اس کا انداز قد پہچانتا ہو۔ اگر پکار اٹھے کہ دیکھنا اس جبہ ودستار کے فریب میں نہ آنا ورے

اپنی جیبوں سے ہیں سارے نمازی ہوشیار
اک بزرگ آتے ہیں مسجد میں خضر کی صورت

تو اسکو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ یہ دیکھ کر اس کی روح مسرور ہونی چاہیئے۔

اب ہم تو یہ عرض کر رہے ہیں۔ کہ بعض علماء نے کانگرس سے سازباز کرکے پاکستان کو معرض وجود میں نہ آنے دینے کے لئے مذہب کی آڑ لی۔ اور مسلم لیگ کو ووٹ دینا کفر قرار دیا۔ اور اب جبکہ پاکستان بن گیا ہے۔ تو پاکستان کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے پھر مذہب کی آڑ لے رہے ہیں۔

کیا مودودی صاحب نے رسالہ تجدید واحیائے دین میں سید احمد شہید علیہ الرحمۃ کی ناکامی کی ایک وجہ یہ نہیں بتائی۔ کہ انہوں نے اسلامی انقلاب پیدا کرنے سے پہلے شریعت کا نفاذ کردیا تھا؟ کیا پاکستان میں آج وہ اسلامی انقلاب ہو چکا ہے؟ کیا آپ میں یا ارباب حکومت میں سید علیہ الرحمۃ کی شان اور اثر کا کوئی نفس موجود ہے؟ اگر ان سوالات کا جواب نفی میں ہے۔ تو کیا اس سے یہ صریح نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ جن لوگوں نے مذہب کی آڑ لے کر پاکستان کو ووٹ نہیں دیا تھا۔ اب دیدہ دانستہ وہ پھر مذہب کی آڑ لے کر پاکستان کو تباہ وبرباد کرنا چاہتے ہیں۔ اور ان لوگوں سے جو نیک نیتی سے مگر اپنی سادگی کی وجہ سے یہ مطالبہ نادانستہ کر رہے ہیں۔ محض اپنی مطلب براری کے لئے ہم آواز ہو گئے ہیں۔ تاکہ پاکستان جلد از جلد فتنہ وفساد کی آغوش میں چلا جائے۔

خطبہ جمعہ (خطبہ نمبر ۳۳)

علم سیکھنے کی تڑپ۔ قوّتِ عملیہ اور تدبّر و فکر کی عادت مومن کا خاص شیوہ ہے

یہ تینوں صفات اپنے اندر پیدا کرو تا تمہاری زندگی کے سارے پہلو محفوظ ہو جائیں۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ر اپریل ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی زندگی

کے ہر حصہ کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔ اور ہر حصہ میں کچھ کمزوریاں اور کچھ اچھی باتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً بچپن کی زندگی ہے۔ جہاں

بچپن کی زندگی

میں جسمانی کمزوری پائی جاتی ہے۔ عقلی کمزوری پائی جاتی ہے۔ سنجیدگی کی کمی پائی جاتی ہے۔ وہاں بچپن میں سیکھنے کی خواہش انتہاء درجہ کی موجود ہوتی ہے۔ شاید انسانی زندگی کے مختلف ادوار میں سے کسی ایک دور میں بھی سیکھنے کی خواہش اتنی شدید نہیں ہوتی۔ جتنی بچپن کی زندگی میں ہوتی ہے۔ وہ بیسیوں باتیں جن کو سنکر بڑے آدمیوں کے دلوں میں کبھی یہ خیال بھی نہیں گزرتا۔ کہ وہ کیوں ہیں کس لئے ہیں۔ ان کی کیا تشریح ہے۔ اور ان کا کیا مقصد ہے۔ بچہ ان باتوں کو سنکر یا دیکھ کر فوراً جرح شروع کر دیتا ہے۔ ہر ابتدائی تغیر پر۔ ہر

آسمانی تبدیلی

پر زمینی آواز یا زمینی نظارے کا جو فرق ہوتا ہے۔ اس پر بچہ فوراً سوال کر دیتا ہے۔ کہ اماں یہ کیا ہے۔ یہ کیوں ہے یہ کس لئے ہے۔ حقیقتاً اگر مائیں تعلیم یافتہ ہوں۔ تو بچے سکول میں جانے سے پہلے ہی اعلےٰ درجہ کی تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مگر مائیں چونکہ خود نہیں جانتیں کہ اصلیت کیا ہے وہ کوئی الٹا سیدھا جواب دے دیتی ہیں کبھی وہ اسے خاموش کرا دیتی ہیں۔ کبھی بچہ کو یہ کہہ دیتی ہیں۔ کہ یہ کوئی جادو ہے۔ یا کوئی اور ایسی ہی چیز ہے۔ اس طرح بچے کا علم سیکھنے کا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔

بہترین معلم

بچہ کی ماں ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ماں خود تعلیم یافتہ ہو۔ ماں تعلیم یافتہ نہ ہو۔ تو بچہ بجائے علم سیکھنے کے جہالت کی باتیں سیکھتا ہے۔ یا علم سیکھنے کی خواہش بالکل ماری جاتی ہے۔ اور وہ ایک بے خواہش اور بے امنگ ہستی ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کے بعد

جوانی کا زمانہ

آتا ہے۔ کہتے ہیں "جوانی دیوانی" لیکن جتنی قربانی کی روح جوانی کے زمانہ میں پائی جاتی ہے۔ اتنی قربانی کی روح نہ بچپن میں پائی جاتی ہے۔ نہ بڑھاپے میں پائی جاتی ہے۔ بچہ ڈرتا بہت ہے۔ اور بوڑھا سوچتا بہت ہے۔ لیکن جوان کام بہت زیادہ کرتا ہے۔ وہ نہ اتنا ڈرتا ہے جس سے کام خراب ہو جائے۔ اور نہ اتنا سوچتا ہے کہ سوچتے سوچتے کام کا وقت نکل جائے۔ قوت عمل اس میں پورے زور اور پورے شباب پر پائی جاتی ہے۔ اس کے بعد

بڑھاپا

آتا ہے۔ بڑھاپے میں نہ بچے کی سی سیکھنے کی خواہش ہوتی ہے۔ نہ نوجوانوں جیسی قوت عمل پائی جاتی ہے۔ وہ عادی ہو جاتا ہے ان چیزوں کو دیکھنے کا جن چیزوں کے متعلق اسے سوچنا چاہیئے تھا۔ جن پر اسے غور کرنا چاہیئے تھا۔ اور جن کے متعلق اسے فکر سے کام لینا چاہیئے تھا۔ اور ایک

پرانی عادت

کی وجہ سے اور بار بار ان چیزوں کو دیکھنے کی وجہ سے اس کے سیکھنے اور غور و فکر کرنے کی حس ماری جاتی ہے۔ وہی چیز جو بچے کیلئے عجوبہ ہوتی ہے۔ اور واقعہ میں عجوبہ ہوتی ہے وہ ایک بڈھے کے لئے کوئی سوچنے والی بات نہیں ہوتی۔ بچہ اپنی ماں سے پوچھتا ہے کہ سورج ادھر سے کیوں نکلتا ہے۔ اور ادھر کیوں ڈوبتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ادھر سے نکلنے کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ اور ادھر ڈوبنے کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ مگر بڈھا سمجھتا ہے ادھر سے سورج نکلا ہی کرتا ہے۔ اور ادھر سورج ڈوبا ہی کرتا ہے۔ حالانکہ اگر ادھر سے سورج نکلا ہی کرتا ہے۔ اور ادھر سورج ڈوبا ہی کرتا ہے۔ تب بھی اس کے نکلنے اور ڈوبنے کی کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ مگر چونکہ وہ بار بار یہ دیکھتا رہا۔ کہ سورج ادھر سے نکلتا ہے۔ اور ادھر غروب ہوتا ہے۔ اس لئے رفتہ رفتہ اس کے سوچنے اور غور و فکر کرنے کی حس ہی ماری گئی۔ اور وہ سمجھنے لگا۔ کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ حالانکہ یا تو اسے یہ بتانا چاہیئے۔ کہ اسے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ سورج ادھر سے کیوں نکلتا ہے۔ اور ادھر کیوں ڈوبتا ہے۔ یا اسے یہ کہنا چاہیئے۔ کہ اس کی کوئی وجہ نہیں۔ ورنہ اگر

دس کروڑ

دفعہ بھی سورج ایک طرف سے نکلے۔ اور دس کروڑ دفعہ بھی دوسری طرف غروب ہو۔ تب بھی یہ کوئی جواب نہیں۔ کہ سورج ادھر سے نکلا ہی کرتا ہے۔ یا سورج ادھر غروب ہی ہوا کرتا ہے۔ اسے بتانا پڑے گا کہ اس نکلنے اور ڈوبنے کی فلاں وجہ ہے یا یہ کہنا پڑے گا۔ کہ اس کا نکلنا اور ڈوبنا بلاوجہ ہے۔ لیکن بچہ ان باتوں پر غور کرتا اور صحیح حقیقت معلوم کرنے کی جستجو کرتا ہے۔ برسات کے موسم میں رات کے وقت لیمپوں پر

پروانے

گرنے شروع ہوتے ہیں۔ ایک بڈھے کو کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا۔ کہ یہ پروانے کہاں سے آ گئے ہیں۔ لیکن بچہ جب پہلی دفعہ پروانوں کو دیکھتا ہے۔ وہ حیران ہو کر کہتا ہے۔ کہ یہ کہاں سے آ گئے ہیں۔ کیوں نکلے ہیں۔ اور چراغ کے گرد کیوں گرتے ہیں۔ یہی سوال ہے۔ جو علم طبیعات اور علم حیوانات کے ماہر کے دل میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اس کا جواب دیتا ہے۔ وہ جواب صحیح ہے یا غلط ہے۔ اس سے بحث نہیں۔ بہرحال وہ اس کی کوئی نہ کوئی وجہ قرار دیتا ہے۔ لیکن ماں بوجہ اس کے کہ اسے خود علم نہیں ہوتا۔ جب بچہ اس سے سوال کرتا ہے۔ تو وہ کہہ دیتی ہے۔ بچہ یوں ہی ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح پروانے نکلتے۔ اور اسی طرح لیمپوں پر گرا کرتے ہیں۔ بچہ اس جواب پر حیران ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ یہی تو پوچھنا چاہتا تھا۔ کہ پروانے کیوں نکلتے ہیں۔ کیوں لیمپ پر گرا کرتے ہیں۔ اگر وہ اسی طرح نکلتے۔ اور اسی طرح گرا کرتے ہیں۔ تب تو ان کے نکلنے اور گرنے کی ضرور کوئی وجہ ہونی چاہیئے۔ مگر ماں کے نزدیک چونکہ وہ اسی طرح نکلتے۔ اور اسی طرح لیمپوں پر گرتے ہیں۔ اس لئے ان کے نکلنے اور گرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ اور بچہ کے نزدیک یہی فعل تقاضہ کرتا ہے۔ کہ ان کے نکلنے کی کوئی وجہ ضرور ہو۔ اسی طرح ان کے لیمپ پر گرنے کی بھی کوئی وجہ ضرور ہو۔ یہ فرق اسی لئے ہے۔ کہ

بچے کا دماغ

علم کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ اور ماں کا دماغ جہالت کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔ بڈھا کسی چیز کی کنہ اور حقیقت معلوم کرنے سے تھک جاتا ہے۔ اور وجوہات دریافت کرنے کی حس اس کے اندر نہیں رہتی۔ اور جب اس سے کسی چیز کے متعلق دریافت کیا جائے۔ کہ ایسا کیوں ہے۔ تو وہ بالعموم یہی جواب دیتا ہے۔ کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے جتنا عرصہ اس نے سوچا تھا۔ جتنے سوالات اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے۔ جتنی

جوانی کی امنگیں

اس کے قلب میں موجزن ہوئی تھیں۔ ان ساری چیزوں نے ایک خلاصہ نکال کر اس کے دماغ میں رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور سوچ سمجھ کر کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی اہلیت اس میں پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ

بہت سی چیزوں کو جہاں عادتاً ترک کر دیتا ہے یا ان کے متعلق سوچتا نہیں وہاں بہت سی چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جن میں اس نے ایک مناسب رائے قائم کرلی ہوتی ہے۔ گویا بڑھاپا عقل کا زمانہ ہے جوانی

عمل کا زمانہ

ہے اور بچپن سیکھنے کا زمانہ ہے۔ بچپن کی عمر میں انسان جوانی اور بڑھاپے کی خوبیوں سے محروم ہوتا ہے۔ جوانی میں عام طور پر بچپن اور بڑھاپے کی خوبیوں سے محروم ہوتا ہے۔ اور بڑھاپے میں جوانی اور بچپن کی خوبیوں سے محروم ہوتا ہے۔ لیکن اس میں

ایک استثنیٰ

بھی ہے اور وہ یہ کہ خدا کا بندہ یعنی سچا اور حقیقی مومن ان ساری چیزوں کو اپنے اندر جمع کرلیتا ہے۔ اس کا بڑھاپا اسے قوت عمل سے محروم نہیں کرتا۔ اور اس کی جوانی اس کی سوچ کو ناکارہ نہیں کر دیتی۔ بلکہ جس طرح بچپن میں جب وہ ذرا بھی بولنے کے قابل ہوتا ہے۔ سوالات سے اپنی ماں کو دق کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس کا بڑھاپا بھی علوم سیکھنے میں لگا رہتا ہے۔ اسکی

موٹی مثال

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات میں ملتی ہے۔ آپ کو پچپن چھپن سال کی عمر میں اللہ تعالےٰ نے الہاماً فرمایا کہ قل رب زدنی علما یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھ ہمارا سلوک ایسا ہی ہے۔ جیسے ماں کا اپنے بچہ کے ساتھ ہوتا ہے تو دیکھتا ہے کہ کس طرح بچہ کود کود اپنی ماں سے سوال کرتا ہے کہ یہ کیوں ہے وہ کیوں ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو اس وقت پچاس ساٹھ سال کی عمر میں ہے۔ مگر اس عمر میں جہاں دوسرے لوگ بے کار ہو جاتے ہیں۔ اور زائد علوم اور معارف حاصل کرنے کی خواہش ان کے دلوں سے مٹ جاتی ہے اور ان کو کہنے کی عادت ہو جاتی ہے کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے تجھے ہماری ہدایت یہ ہے کہ تو ہمیشہ خدا تعالیٰ سے دعا کیجو کہ خدایا میرا علم اور بڑھا۔ میرا علم اور بڑھا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ آخر اسلام نے کونسی ایسی نئی بات پیش کی ہے۔ جو فطرت میں موجود نہیں تھی۔ سب چیزیں موجود تھیں۔ سوائے چند مسائل کے جو خدا تعالےٰ کی ہستی یا اس کی صفات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ باقی سارے مسائل خواہ عبادات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ یا معاملات کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں

فطرتی مسائل

ہیں۔ نئی ایجادیں نہیں پھر کیوں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان معاملات میں بنی نوع انسان کی راہنمائی کی اور کس ذریعہ سے وہ پیشوا بن گئے۔ اسی لئے کہ آپ رب زدنی علما کی دعا ہر وقت مانگتے رہتے تھے۔ آپ نے کسی چیز کو اس لئے نہیں دیکھا کہ ایسا ہوا ہی کرتا ہے بلکہ اس لئے دیکھا کہ ایسا کیوں ہے؟ اور جب آپ نے ہر چیز کے متعلق غور کیا کہ ایسا کیوں ہے یا کیا ہونا چاہیئے تو آپ کو ایسی راہنمائی عطا ہوئی۔ جس سے آپ کا علم صبح شام بلکہ ہر گھنٹہ اور ہر ساعت کے بعد بڑھتا چلا گیا مزید بات یہ ہے کہ خود سوچنے اور غور کرنے کے علاوہ آپ اللہ تعالےٰ سے بھی سوالات کرتے گئے جیسے بچہ اپنی ماں سے سوالات کرتا ہے کہ خدایا مجھے اسکی بھی وجہ بتا۔ اس کی بھی وجہ بتا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھو آپ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ مگر پھر بھی کہتے ہیں۔ رب ارنی کیف تحی الموت۔ دنیا کے لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ

احیاء موتیٰ

پر کبھی غور ہی نہیں کرتے نہ جسمانی زندگی انہیں عجوبہ معلوم ہوتی ہے نہ حیوانی زندگی انہیں عجوبہ معلوم ہوتی ہے۔ ہزاروں سال سے زندگی کا دور چلا آرہا ہے۔ مگر یہ کبھی غور نہ کیا گیا کہ انسان کی زندگی کس طرح شروع ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں صرف ڈارون کی ایک مثال ہے۔ اس کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ زندگی کس طرح ظاہر ہوئی ہے اور وہ کیا کیا مدارج ہیں جن میں سے انسان گذرا ہے۔ اس کی تحقیق غلط تھی یا صحیح بہر حال اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا اور اس کے بعد ساری دنیا میں ایک رَو چل گئی کہ دیکھیں دنیا کس طرح پیدا ہوئی ہے اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی اللہ تعالےٰ سے سوال کیا کہ رب ارنی کیف تحی الموتیٰ گویا وہی خیال جو دنیوی اور مادی لوگوں کے دلوں میں ڈارون کے زمانہ میں پیدا ہوا آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل میں بھی پیدا ہوا اور انہوں نے کہا رب ارنی کیف تحی الموتیٰ اے میرے رب یہ بے جان مادہ کس طرح زندہ ہو جایا کرتا ہے۔ ڈارون نے تو مادی احیاء کے متعلق سوال کیا تھا۔ لیکن ابراہیم علیہ السلام کو مادی زندگی سے کوئی غرض نہیں تھی۔ اُسے

روح کی زندگی

مطلوب تھی۔ جسمانی تغیرات سے تعلق رکھنے والے امور اس نے فلسفیوں کے لئے چھوڑ دئے اور سمجھا کہ میرا کام صرف اتنا ہے کہ میں اللہ تعالےٰ سے یہ پتہ لگاؤں کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ سوال کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں کہا کہ ابراہیم تو پچاس ساٹھ سال کا ہو چکا ہے۔ اب یہ بچوں کی سی باتیں چھوڑ دے بلکہ اس نے بتایا کہ ارواح کس طرح زندہ ہوا کرتی ہیں۔ ابراہیم سمجھتا تھا کہ میں اللہ تعالےٰ کے سامنے ایک بچہ کی سی حیثیت رکھتا ہوں جس طرح بچہ حق رکھتا ہے کہ اپنی ماں سے سوالات کرے۔ اسی طرح میرا بھی حق ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے سوالات کروں۔ اور جس چیز کی حقیقت معلوم نہ ہو۔ اس کی حقیقت دریافت کروں۔ چنانچہ اس نے کہا۔ اللہ میاں مجھے یہ بتا دیجئے۔ کہ روحیں کس طرح زندہ ہوتی ہیں۔ غرض

مومن کی زندگی

میں بچپن کبھی ہوتا ہے۔ اور بڑھاپے کی حالت میں بھی علم سیکھنے۔ علم کی کرید کرنے اور علم کے حاصل کرنے سے وہ غافل نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے وہ ایک لذت اور سرور حاصل کرتا ہے اس کے مقابلہ میں جب انسان پر ایسا دور آتا ہے۔ جب وہ سمجھتا ہے کہ میں نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا ہے۔ اگر میں کسی امر کے متعلق کوئی سوال کروں گا۔ تو لوگ کہیں گے۔ کیسا جاہل ہے اسے ابھی تک فلاں بات کا پتہ ہی نہیں تو وہ علم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتا ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ جب آپ

مہاراجہ کشمیر

کے دربار میں طبیب مقرر ہوئے۔ تو جاتے ہی بعض علاج نہایت کامیاب ہوئے۔ جن سے آپ کی شہرت لوگوں میں خوب پھیل گئی۔ کچھ اس وجہ سے بھی شہرت تھی کہ آپ بہت استاذ سے علم طب پڑھ کر گئے تھے۔ آپ کی عمر اس وقت زیادہ نہ تھی۔ مگر پھر بھی ساری ریاست میں آپ کا شہرہ ہو گیا اور مہاراجہ بھی آپ کا بڑا ادب اور لحاظ کرتا۔ آپ فرماتے تھے ایک دن مجھے خیال آیا کہ

یونانی طب

تو پڑھ لی ہے۔ ویدک طب بھی پڑھ لوں۔ اس سے علم کی زیادتی ہی ہوگی۔ میں نے پتہ لگایا تو معلوم ہوا کہ ایک پنڈت نے ویدک طب پڑھی ہوئی ہے۔ مگر وہ پنڈت ۱۵ روپے پر دربار میں معمولی ملازم تھا۔ جیسے دفتری ہوتے ہیں آپ فرماتے تھے میں نے اسے بلایا۔ اس کی تنخواہ مقرر کی اور اس سے ویدک طب پڑھنی شروع کردی۔ مگر ریاست میں آپ کے حاسد بھی پیدا ہو گئے تھے۔ انہوں نے جب سنا کہ حضرت مولوی صاحب نے ایک پنڈت سے جو معمولی دفتری کی حیثیت رکھتا ہے طب پڑھنی شروع کی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے سمجھا کہ یہ مہاراجہ کو آپ کے خلاف بھڑکانے کا اچھا موقع ہے۔ ایک دن دربار لگا ہوا تھا کہ انہوں نے مہاراجہ کے کان بھرنے شروع کردئے کہ آپ نورالدین کی بڑی عزت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ

بڑا طبیب

ہے۔ حالانکہ اس کی حالت یہ ہے کہ اس نے فلاں دفتری سے طب پڑھنی شروع کی ہے اسے تو طب آتی ہی نہیں۔ مہاراجہ کو اس پر تعجب ہوا۔ چنانچہ کسی وقت وہ پنڈت کاغذات لے کر دربار میں آیا۔ تو مہاراجہ نے کہا حکیم صاحب میں نے سنا ہے لوگ آپ پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ طب میں آپ کا استاد ہے۔ آپ کہتے تھے۔ میں نے اس پر بڑے ادب سے اس پنڈت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ حضور واقعہ میں یہ میرے استاد ہیں میں ان سے ویدک طب پڑھتا ہوں اس

صاف گوئی

اور حقیقت تسلیم کر لینے کا مہاراجہ پر اتنا اثر ہوا کہ بجائے اس کے کہ وہ بدظن ہوتا۔ اسکی نگاہ میں آپ کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی اور وہ اعتراض کرنے والوں پر خفا ہوا اور اس نے کہا بڑے آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ دیکھو ان کو ذرا بھی احساس نہیں ہوا کہ میں ایک

معمولی آدمی

سے طب پڑھتا ہوں۔ بلکہ انہوں نے برملا اس کو اپنا استاد تسلیم کیا ہے۔ تو علم حاصل کرنے کی خواہش مومن کے اندر ہمیشہ موجود ہوتی ہے وہ کبھی یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر میں نے کوئی بات پوچھی تو لوگ کہیں گے یہ اتنا بڑا عالم بنا پھرتا تھا۔ مگر اسے فلاں بات بھی معلوم نہیں۔ وہ پوچھنے اور علم حاصل کرنے کی خواہش کے لحاظ سے باوجود استاد بن جانے کے ہمیشہ شاگرد رہتا ہے۔ اور نہ صرف لوگوں سے علم حاصل کرتا ہے بلکہ خدا تعالےٰ سے بھی کہتا ہے کہ رب زدنی علما

دوسرے مومن کے اندر ہمیشہ جوانی والی قوت عملیہ پائی جانی چاہیئے۔ بوڑھا ہونے کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ انسان ناکارہ ہو جائے اور کام کرنے سے اسے چھٹی مل جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ترسیٹھ ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔ مگر اس عمر میں بھی جہاد اور دوسرے تمام قومی کاموں میں آپ حصہ لیتے تھے اور یہی اللہ تعالےٰ کے تمام

مومن بندوں کا شیوہ

ہوتا ہے۔ خدا کے بندے کبھی پنشن نہیں لیتے یہ دنیادار لوگوں کے خیالات ہوتے ہیں کہ اب پنشن کا زمانہ آگیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے بندے اس دنیا میں کبھی آرام نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے لئے آرام کا مقام مرنے کے بعد ہے۔ اگلے جہان میں فرشتے انسان کی خدمت میں لگے رہیں گے۔ اور انسان ذکر الٰہی کرے گا۔ لیکن اس جہان میں بندے خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ اور ان کا فرض ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان کی ترقی میں حصہ لیں۔ اور ایسے کام کریں۔

جن سے لوگوں کی فلاح و بہبود وابستہ ہو۔ غرض مومن بڑھاپے میں قوتِ عمل کے لحاظ سے جوان ہوتا ہے۔ اور جوانی میں عقل اور تجربہ کے لحاظ سے بڑھا ہوتا ہے۔ اور پھر جوانی اور بڑھاپے کی کسی حالت میں بھی وہ

علم سے محرومی

برداشت نہیں کر سکتا۔ جس شخص میں یہ تین خوبیاں پائی جائیں۔ یعنی وہ جوانی میں بڈھا بھی ہو اور بچہ بھی اور بڑھاپے میں جوان بھی ہو اور بچہ بھی۔ وہ کبھی ذلت اور رسوائی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ ہر شخص جو دنیا میں عزت کا کوئی مقام حاصل کرتا ہے۔ اس میں یہ تین خوبیاں ضرور پائی جاتی ہیں۔ علم بڑھانے کی خواہش اس میں انتہا طور پر پائی جاتی ہے وہ بلاوجہ کسی بات کو نہیں مانتا۔ بلکہ ہر چیز کی کنہ معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اس میں قوتِ عملیہ ہوتی ہے اور وہ ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ پھر اس میں تدبر اور سوچ بچار اور غور و فکر کا مادہ پایا جاتا ہے اور جلد بازی سے وہ کام کو خراب نہیں کر دیتا۔ جب کسی شخص میں یہ تین خوبیاں جمع ہو جائیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کا

کامل مومن

بندہ بن جاتا ہے۔ ایسا بندہ جو دنیا کا سہارا ہوتا ہے اور جو دنیا کو تباہی سے بچانے کا ذریعہ اور ان کے دکھوں کا علاج اور مداوا ہوتا ہے۔ بچپن میں یہ تینوں باتیں جمع نہیں ہوتیں۔ کیونکہ وہ معذوری کا زمانہ ہوتا ہے لیکن جب سے معذوری کا زمانہ جاتا رہتا ہے اور احکام شرعیہ پر عمل کرنے کا وہ مکلّف ہوتا ہے اس وقت سے ان تینوں باتوں کا اس میں جمع ہونا ضروری ہوتا ہے۔ صرف بچپن کا زمانہ ایسا ہے۔ جس کو ہم مستثنیٰ کر سکتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ الصبی صبیٌ ولو کان نبیاً بچہ بچہ ہی ہے۔ خواہ وہ بعد میں نبی ہی کیوں نہ بن جائے ہماری جماعت کو بھی یہ تینوں باتیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر عمر میں

علم سیکھنے کی تڑپ

اس کے اندر ہونی چاہیئے۔ جب تک علم سیکھنے کی تڑپ نہ ہو۔ اس وقت تک انسان کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ مگر علم سیکھنے کے معنے کج بحثی کے نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ نوجوانوں میں یہ نقص پایا جاتا ہے کہ وہ جواب پر غور نہیں کرتے اور کج بحثی شروع کر دیتے ہیں یا ایسی گفتگو کرتے ہیں جو ان کی

پراگندہ دماغی

کا ثبوت ہوتی ہے۔ مثلاً ذکر ہو گا موت کا تو وہ سوال کر دیں گے بچہ کس طرح پیدا ہوتا ہے یا ذکر ہو گا بچہ پیدا ہونے کا تو وہ بات سکھ کہہ دیں گے۔ جنت میں حوریں کیسی ہوں گی پتہ ہی نہیں لگتا کہ وہ کس جہت کی طرف جا رہے ہیں۔ جیسے چڑیا پھدکتی ہے یا جیسے بندر ایک شاخ سے پھدک کر دوسری شاخ پر چلا جاتا ہے۔ یہی حال ان کے دماغ کا ہوتا ہے۔ حالانکہ ہر چیز میں انسان کو سمویا جانا چاہیئے۔ جب وہ کسی چیز کی طرف مائل ہو تو وہ اس کے سیاق و سباق کو دیکھے۔ اس کے بواعث کو دیکھے اس کے نتائج کو دیکھے اور پھر کوئی گفتگو کرے۔ غرض خیالات پر

قبضہ اور تصرّف

نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو شخص صرف پھدکنا جانتا ہے وہ اپنے اندر علم جذب نہیں کر سکتا علم جذب کرنے والا ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف انتقال کرنے میں کچھ وقت چاہتا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے بھی نہیں کہ تم ایسے بن جاؤ جیسے افیونی ہوتا ہے اور جسے دوسری جہت کی طرف لے جانے کے لئے

بہت بڑی جدوجہد

کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا انسان بھی کسی کام کے قابل نہیں ہوتا۔ جسے ایک جہت سے دوسری جہت کی طرف جانے کے لئے مدتیں درکار ہوں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ خیالات کی رَو کو اس طرح توڑ دینا کہ بات کوئی شروع ہے اور سوال کوئی کیا جا رہا ہے۔ بتاتا ہے کہ دماغ میں سنجیدگی نہیں

پس ایک طرف علم سیکھنے کی ہماری جماعت کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے اور دوسری طرف اپنی

قوت عملیہ

کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں قوتِ عملیہ بہت کم پائی جاتی ہے۔ حالانکہ جب تک قوتِ عملیہ نہ ہو کوئی قوم اپنی کوششوں کے اعلےٰ نتائج نہیں دیکھ سکتی۔ اس طرح نوجوانوں میں

تدبّر اور فکر کی عادت

ہونی چاہیئے جوانی جوش کا تقاضا کرتی ہے اور بڑھاپا متانت اور تدبّر کا متقاضی ہوتا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ عقل اور تدبّر سے جو بات ہوتی ہے۔ وہی کامیابی کا موجب ہوتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں آجکل کے نوجوان سیاسیات اور دوسرے امور میں فوراً حصہ لینے لگ جاتے ہیں حالانکہ ان کی سمجھ ابھی پختہ نہیں ہوتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے

خیالات کی رَو

غلط طریق پر چل پڑتی ہے۔ اور ملک کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ پس یہ تین چیزیں اپنے اندر پیدا کرو۔ ایک ہی وقت میں تمہارے جوان بچے بھی ہوں اور بوڑھے بھی اور تمہارے بوڑھے بچے بھی ہوں اور جوان بھی اور اگر ممکن ہو سکے تو تمہارے بچے بھی ایک ہی وقت میں جوان بھی ہوں اور بوڑھے بھی۔ جب یہ تینوں چیزیں تمہارے اندر پیدا ہو جائیں گی۔ تو تمہاری زندگی کے سارے پہلو محفوظ ہو جائیں گے۔ دوسرے اس کا یہ بھی نتیجہ ہو گا کہ کوئی

دو گروہ

ہماری جماعت میں پیدا نہیں ہو سکیں گے جو لوگ کہا کرتے ہیں کہ جوانوں کے لئے جگہ خالی کرو۔ یہ عام سیاسی دنیا کے خیالات ہیں۔ ہمارے اندر یہ خیالات پیدا نہیں ہونے چاہئیں۔ تم اپنے اندر ایسی خوبیاں پیدا کرو کہ ہماری قوم میں جس کو دنیا جوان کہتی ہو وہ بچہ اور بوڑھا بھی ہو اور جس کو دنیا بوڑھا کہتی ہو۔ وہ جوان اور بچہ بھی ہو اور جس کو دنیا بچہ کہتی ہو وہ جوان اور بوڑھا بھی ہو۔ جب تمہارا ہر جوان بوڑھا ہو گا اور تمہارا ہر بوڑھا جوان ہو گا اور ہر بچہ جوان اور بوڑھا ہو گا تو جماعت کی زندگی میں ایسی یکجہتی پیدا ہو جائے گی جس سے افتراق اور انشقاق کی کوئی صورت بھی باقی نہیں رہے گی۔

امید ہے

کہ احباب اپنے غریب الوطن مجاہدین مولوی غلام رسول صاحب کی کامل صحت مولوی محمد شریف صاحب شیخ نور احمد صاحب منیر اور مرزا رشید احمد صاحب چغتائی مبلغین بلاد عربیہ اور ان علاقوں کی جماعتوں کی خیریت و عافیت کے لئے دعا کرنے کے متعلق اپنے فرض کو بھولے نہ ہوں گے۔ مولوی محمد صدیق صاحب اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل درد گردہ سے بیمار اور داخل ہسپتال ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ نیز ہمارے نوجوان فلسطینی بھائی عبد اللہ اسد صاحب کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر)

غیر مسلموں کو امداد دینے والے احمدی توجہ کریں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے آف رتن باغ لاہور

جن احمدی بھائیوں نے گذشتہ فسادات کے ایام میں یا ان کے قریباً اپنے علاقہ کے بعض مظلوم غیر مسلموں کی امداد کی ہو اور ان کی جان اور مال کی حفاظت میں حصہ لیا ہو۔ وہ واقعہ کی مفصل رپورٹ لکھ کر میرے نام بھجوا دیں۔ تاکہ یہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایت تھی۔ کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت جو شخص بھی مظلوم ہو خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے دوستوں نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اس اسلامی تعلیم کو پورا کیا ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ یہ ریکارڈ مکمل طور پر ضبط میں آ جائے۔ تاکہ ہم غیر اسلامی دنیا کو بتا سکیں کہ جہاں مشرقی پنجاب اور دہلی وغیرہ میں مسلمانوں پر یہ یہ مظالم ڈھائے گئے ہیں۔ وہاں اس کے مقابل پر مسلمان غیر مسلموں کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو یہ خیال ہو کہ وہ اس سے پہلے اطلاع دے چکے ہیں۔ تو پھر بھی وہ احتیاطاً دوبارہ لکھ دیں۔ اور جہاں تک ممکن ہو واقعہ کی پوری پوری تفصیل درج کریں۔ یعنی اپنا نام اور پتہ۔ مظلوم غیر مسلم کا نام اور پتہ تاریخ جائے وقوع اور واقعہ کی تفصیل وغیرہ۔ جملہ امیر و پریذیڈنٹ صاحبان یہ ہدایت اپنے اپنے حلقہ میں پہنچا دیں۔

۱۷/۶/۴۸

پتہ جات مطلوب ہیں!!

نظارت ہذا کو مندرجہ ذیل احباب کے پتہ جات مطلوب ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان میں کسی کے پتہ کا علم ہو یا یہ دوست خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو براہ مہربانی نظارت ہذا کو اپنے اپنے پتہ جات سے بہت جلد مطلع فرمائیں (نظارت بیت المال)

(۱) محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب سکنہ فیروز پور (۲) محمد اشرف صاحب ولد کرامت اللہ خان صاحب سکنہ فیروز پور (۳) سید صوفی عبد الرحیم صاحب ولد لدھیانوی ملازم ریلوے ٹیلیگراف آفس جالندھر شہر (۴) عبد الغفار صاحب سکنہ سنکوہا ضلع گورداسپور (۵) عبد الحمید صاحب ولد حکیم محمد صالح صاحب سکنہ سانگلاہل (۶) عبد اللہ صاحب ولد علی شیر صاحب بیرہ ضلع فیروز پور (۷) شیخ محمد حنیف صاحب اور سیر ولد شیخ محمد لطیف صاحب

ڈچ پریس اور تبلیغ اسلام

"چرچ اور لوگ" ـــــ "ہالینڈ میں اسلامی مشن"

(از مکرم غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

گذشتہ ایسٹر کے موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم نے ایک خط بعنوان "ایسٹر کی مبارکباد" سائیکلو سٹائیل کروایا۔ اور سیکرٹری ہالینڈ مشن کیطرف سے پانچ صد کی تعداد میں یہاں کے مختلف اداروں یونیورسٹی کے طلباء۔ پروفیسروں عیسائی سوسائیٹیوں اور ممبران پارلیمنٹ کی خدمت میں ارسال کیا۔ خط کا مضمون نہایت ہی ہمدردانہ تھا۔ اس پر بھی عیسائی پریس نے اپنا فرض منصبی سمجھتے ہوئے اپنے مخصوص انداز میں رائے زنی کی چنانچہ یہاں کے ایک اخبار

"De HERVORMDE KERK"

نے اپنی ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جس قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے اس کا ترجمہ احباب کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

احمدیہ مسلم مشن کے سیکرٹری ہمارے ملک میں مندرجہ ذیل پتہ پر قیام رکھتے ہیں

"Ruychrocklaan 54, den Haag"

وہ عموماً ایسے اشتہارات اور سرکلر تقسیم کرتے رہتے ہیں جن کا مقصود لوگوں کو اسلام سے مشرف کرنا ہوتا ہے ایسا کرنے کا مسٹر عبداللطیف (سیکرٹری مشن) کو پورا حق حاصل ہے مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مبلغین ہمارے ملک میں کیا لینے آئے ہیں۔ اور یہ کہ انہیں آنے کی کس طرح اجازت مل گئی ہے لیکن اس وقت جبکہ وہ اور ان کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ ہمیں ابتداءً ان کی تبلیغ اسلام کی کوششوں سے کوئی خاص فکر کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی نہیں اس جگہ کہ جہاں اس قسم کی تحریکات کے مقابل صحیح وعظ ہوتا ہو۔ اور لوگ بائیبل پورے طور پر واقف ہوں۔ کبھی بھی اندیشہ نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ان حالات میں اس قسم کی تحریکات کا اثر صرف تھوڑا ہی نہ ہوگا۔ بلکہ یقیناً صفر ہوگا خصوصاً جبکہ ایسی خرافات پیش کی جائیں جیسی مسٹر عبداللطیف پیش کر رہے ہیں۔

اب سُنیئے ہمارے سامنے ایک اشتہار پڑا ہے جو پڑھنے والوں کو "ایسٹر کی مبارکباد" پیش کرتا ہے جس میں سے مندرجہ ذیل فقرات ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہیں۔ "یہ ایسٹر کا موقعہ ہے جو مسیح کیخاطر منایا جا رہا ہے۔ ہم مسلمان بھی ان کے پیغام پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ بھی خدا کے ایک بڑے نبی تھے جنہوں نے صداقت و انصاف کے قیام میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ہم اس تعلق کو جو ہمیں اس تعلق کو توڑ ہیں ایک دوسرے سے

جوڑے ہوئے ہے اور بھی مضبوط کریں۔ اس خوشی کے موقعہ پر میں آپ کو "مسیح کی آمد ثانی" کی خوشخبری دیتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں جنکی دوبارہ آمد کا آپ لوگ دیر سے انتظار کر رہے ہیں ہمارے لئے یہ نہایت ہی ضروری امر ہے کیونکہ عہد نامہ جدید کے بتائے ہوئے نشانات پورے ہو چکے ہیں انکی آمد ثانی کا وقت یقیناً یہی ہے جسمیں ہم گذر رہے ہیں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی حضرت احمدؑ کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے۔ جنہوں نے اپنے وقت پر اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا۔ وہ اسی طرح مسیح کی روحانی قوتوں کے ساتھ آئے جس طرح ایلیا کی روحانی قوتوں کے ساتھ یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا" اس کے بعد لکھتے ہیں۔ "آؤ ایسے مذہب کی اتباع کرو۔ جو صلح آشتی۔ اور اتحاد پیدا کرنے کا موجب ہے۔"

ایک اور اشتہار بعنوان "اللہ کے نام کے ساتھ" ہالینڈ کے رہنے والوں کیلئے خوشخبری" شائع ہوا ہے جو "اللہ تعالٰے کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دیا ہوا" پیغام پیش کرتا ہے اس ساری کہانی کے آخر میں یہ لکھا ہے۔ "اسلام ایسا مذہب ہے جو ہر انسان کے مناسب حال ہے خواہ وہ کُرّہ ارض پر کسی جگہ قیام رکھتا ہو۔ ہر مسلمان تمام نبیوں مثلاً حضرت آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسٰیؑ اور حضرت عیسٰیؑ پر یکساں ایمان رکھتا ہے جب انسان مسلمان ہو تو اسے کچھ بھی چھوڑنا نہیں پڑتا۔ بلکہ اُسے تمام سلسلہ انبیاء پر ایمان لانا پڑتا ہے جو یکے بعد دیگرے مبعوث ہوتے رہے ہیں۔"

مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی انسان بھی جو بائیبل کا علم رکھتا ہے یا جو گرجوں کے ذریعہ صدیوں سے یسوع مسیح پر ایمان رکھتا ہے ایسی خرافات پر کان دھرنے کیلئے ہرگز تیار نہ ہوگا۔ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ پراپیگنڈہ بالکل ہی بے حقیقت سا ہے اور اغلباً الٹا اثر پیدا کریگا مگر افسوس کہ دنیا کی طرح ہمارا ملک بھی جاہلوں سے بھرا ہوا ہے میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو ایسے مذہب (جو سب کے مناسب حال ہو) کے متلاشی ہیں لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ جب بھی کوئی اس قسم کا فردیٰ جو مسٹر عبداللطیف کے اشتہار لئے پھرتا ہو تو اسے متنبہ کر دیا جائے۔"

احباب کرام۔ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آہستہ آہستہ یہ لوگ مخالفت کیلئے قلم اٹھا رہے ہیں مگر ان کا اس قسم کی مخالفت کرنا ہمارے لئے ایک گونہ مفید ثابت ہو رہا ہے چنانچہ اس مضمون کے بعد بعض دوستوں نے خطوط بھی ارسال کئے ہیں اور کافی لوگوں کو ہمارے مشن کا علم ہو گیا ہے ہم بہت سا روپیہ خرچ کر کے بھی اتنے لوگوں تک پیغام نہ پہنچا سکتے تھے احباب کرام اور بزرگان عظام کی خدمت میں التماس ہے کہ ہمارے مشن کی کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں تا اللہ تعالٰی جلد از جلد اس ملک میں احمدیت کو پھیلا دے۔

عہدہ داران اور چندہ بڑھانے والے احباب غور سے پڑھیں

اس سال تحریک جدید کے چندوں کے وعدوں کی نسبت وعدوں کی رقم بہت کم وصول ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو احباب ۵/۱ سے ۵۰٪ تک یا ۱۶ ۲/۱ سے ۳۳ ۱/۳ فیصدی چندہ بڑھاتے ہیں۔ وہ اپنی موجودہ شرح کے مطابق ادا کرتے ہیں وہ اپنے سیکرٹری یا محاسب کو ادا کرتے وقت یہ کہتے ہیں کہ میں نے اس شرح سے چندہ بڑھایا ہے اس کے مطابق یہ رقم لے لیں۔ سیکرٹری یا محاسب اس سے روپیہ لیکر بغیر تفصیل دریافت کئے رسید کاٹ دیتا ہے اور اسی طرح رقم یہاں ارسال کر دی جاتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اکثر رقوم صدر انجمن کے چندے میں غلط پڑ جاتی ہیں۔ کئی مثالیں ایسی ہیں۔ کہ بعض احباب چھ چھ ماہ سے ۵۰٪ یا ۲۵٪ دے رہے ہیں۔ ان کی ساری رقم وصیت یا چندہ عام میں پڑ رہی ہے۔ حالانکہ وصیت یا چندہ عام میں اتنی ہی رقم پڑنی چاہیئے تھی جتنی کہ وہ چندہ کی شرح بڑھانے سے پہلے دیتے تھے۔ باقی رقم "چندہ تحریک جدید" "وعدے مرکز" کی مدمیں پڑ کر جو باقی رہتا وہ "حضور جہاں چاہیں" والی مدمیں جمع ہوتا تھا۔ اب تحریک جدید نے ان سے اپنے چندہ کا مطالبہ کیا تو کہا گیا۔ کہ ہم تو چھ ماہ سے ۵۰٪ دے رہے ہیں۔ تحریک جدید کا چندہ دفتر محاسب سے لے لیا جائے حالانکہ ان کی رقوم بیت المال میں داخل خزانہ ہو چکی ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالٰی بار ہا فرما چکے ہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کو اتنا ہی ملے گا۔ جتنا کہ چندہ بڑھانے سے پہلے ملتا تھا۔ اور کہ چندہ دینے والے کا فرض ہے کہ وہ بتلائے کہ میرا چندہ وصیت یا عام اس قدر ہے اور جلسہ سالانہ اس قدر ہے۔ تحریک جدید چندہ اس قدر ہے۔ اور نئے مرکز کا وعدہ اس قدر ہے۔ باقی جو رقم ہے۔ وہ "حضور جہاں چاہیں" والی مدمیں جمع کرائے۔ اور اسی تفصیل کے مطابق اپنے مقامی سیکرٹری یا محاسب سے .... رسید لے۔ اور یہ سیکرٹری اسی تفصیل کے مطابق لاہور میں روپیہ ارسال کرے۔ پس مقامی کارکنوں کو "تحریک جدید کے چندے" اور "حضور جہاں چاہیں" والی مد کے چندے کے بارے میں یاد رہے کہ چندہ دینے والے سے دریافت کر کے رسید کاٹیں۔ اور باقاعدہ ایسے دوستوں کا چندہ الگ بھیجیں اور وہ احباب جو چندہ کی شرح نہیں بڑھا رہے۔ وہ اپنا وعدہ دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کا یکمشت ادا کریں۔ تو خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ تحریک جدید کے چندے میں کمی نہ ہو۔ پس عہدیداران اور چندہ دینے والے احباب خاص توجہ فرما کر رقوم ارسال فرمائیں اور تحریک جدید کا چندہ اسم وار تفصیل معہ سال کی تخصیص کے روپیہ ارسال فرما دیں

(وکیل المال تحریک جدید)

سات سالہ پروگرام ـــ ذہانت و صحت جسمانی

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع پر فرماتے ہیں

"ایک اور بات جس کی طرف میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی صحتیں نہایت کمزور ہیں۔ اور دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہیں جب میں نوجوانوں کی صحتیں دیکھتا ہوں۔ تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم لوگ جو اپنے آپ کو کمزور صحت والے خیال کرتے ہیں ان نوجوانوں سے اچھے ہیں۔ آج کل کے نوجوانوں کے قد بہت چھوٹے ہیں یا بہت پتلے دبلے یا بہت موٹے۔ جو مٹاپا کہ بیماری کی ایک قسم ہوتی ہے۔ چہرے زرد ہیں۔ چہروں پر جھریاں پڑی ہوتی ہیں۔ گویا ان پر جوانی آنے سے پہلے ہی بڑھاپے کا زمانہ آجاتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی بڈھا بازار میں پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر پڑا۔ تو بولا۔ ہائے جوانی۔ یعنی اب جوانی جو تنومندی اور قوت کے دن تھے جاتے رہے اور میں محض بڑھاپے کی وجہ سے گر گیا ہوں۔ جب اٹھا تو اس نے دیکھا کہ اس کے ارد گرد کوئی آدمی نہیں تو اس پر بولا "پھٹے منہ جوانی دیکھے تو کیہڑا بہادر رسی" یعنی تیرے منہ پر پھٹکار پڑے تو جوانی کے وقت کون سا بہادر تھا۔ ہمارے نوجوانوں کا بھی یہی حال ہے ان پر جوانی آنے سے پہلے ہی بڑھاپے کا زمانہ آجاتا ہے۔ اگر نوجوانوں کی صحتوں کی یہی حالت رہی۔ تو یہ خطرے سے خالی نہیں پس خدام الاحمدیہ کا فرض ہے کہ نوجوانوں کی صحت کی طرف جلد توجہ کریں اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں۔ جو محنت کشی کے ہوں۔ اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو۔ اور جس میں طاقت پیدا ہو"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک نہایت جامع سکیم بنائی ہے۔ جس میں نوجوانوں کی صحت کو برقرار رکھنے بلکہ ترقی دینے کے تمام ذرائع استعمال کئے جائیں گے اس سلسلہ میں تمام مجالس نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ ۱۲ میکلوڈ روڈ لاہور سے خط و کتابت کریں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

نکاح بیوگان

بیوگان کے متعلق اسلامی حکم یہ ہے۔ کہ اُن کے وارثوں کو چاہیئے۔ کہ وہ کوشش کر کے اُن کا نکاح کر دیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ وانکحوا الایامیٰ منکم۔ کہ اے مسلمانو۔ تم اپنے ہاں کی بیوگان کا نکاح کر دو۔ باوجود اس واضح ہدایت کے اس حکم کی تعمیل کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ عورتوں میں چونکہ شرم و حیا ہوتی ہے۔ وہ اپنے منہ سے خود تو کہہ نہیں سکتیں کہ ہمارا نکاح کر دیا جائے۔ یہ تو وارثوں کا کام ہے کہ اگر وہ نکاح کے قابل ہو۔ تو کوشش کر کے اُن کا نکاح کر دیا جائے۔ گزشتہ انقلاب کی وجہ سے لوگوں کے حالات بہت پراگندہ ہو گئے تھے۔ علاوہ دوسری مصالح کے یہ بھی ایک قومی مصلحت ہے کہ بیوگان کا نکاح کیا جائے۔ اس طرح وارثوں کا بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے۔ بیوگان کے رشتہ دار اور جماعتوں کے عہدیدار ان اس طرف خاص توجہ دیں (ناظر تعلیم و تربیت)

ایک یاد دہانی!

چندہ حفاظت مرکز کے بارے میں متعدد بار احباب کی خدمت میں گذارش کی جا چکی ہے۔ کہ احباب جنہوں نے اس کی ادائیگی اپنے وعدہ کے مطابق سو فیصدی نہیں کی۔ جلد اپنے وعدوں کو پورا فرمادیں۔ لیکن احباب نے اس طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ کیونکہ اس مد کے چندہ کی رفتار نہایت دھیمی ہے۔

محض منہ سے کہنے سے ہمارا اقادیان ہمارا نہیں ہو سکتا جب تک کہ عمل ساتھ نہ ہو۔ اور اس وقت کم از کم عمل یہ ہے کہ ہر احمدی جس کے ذمہ کچھ تھوڑا بھی حفاظت مرکز کا چندہ بقایا ہے۔ اسے جلد از جلد ادا کر دے۔ آپ کی خدمت میں علیحدہ چٹھی بھی آ رہی ہے۔ (ناظر بیت المال)

شکریۂ احباب

خاکسار کے بھانجہ عزیزم عبد السلام صاحب کی تار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ خدا کے فضل سے Tripos کے آخری امتحان میں کیمبرج یونیورسٹی میں فسٹ رہے ہیں۔ الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ۔ پس میں اپنی طرف سے عزیز مذکور کی طرف سے اور اُس کے والدین کی طرف سے اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور اُن تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی۔

(خاکسار فضل الرحمٰن حکیم مبلغ آمدہ از مغربی افریقہ)

تلاش گمشدہ

کے لئے مسمی محمد شفیع پسر خورشید بیگم صاحبہ آف گجرات محلہ مول بہ ا ڈاکخانہ گل موری جمشید پور جس کی عمر ۲۰ سال ہے۔ ٹاٹا نگر سے لاپتہ ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھے تو فوراً اپنی والدہ کو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے۔ نیز اگر کسی اور دوست کو علم ہو تو اطلاع بخشیں۔ والدہ محمد شفیع مذکور کا پتہ مندرجہ ذیل ہے۔ (مقام بکھر سے والی۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات) (ناظر امور عامہ)

اعلان متعلقہ تفسیر کبیر جلد ششم جزو ثانی

جن احباب نے تفسیر کبیر کی مد میں دسمبر ۱۹۴۶ء سے قبل تفسیر کی خرید کے لئے پیشگی رقم جمع کرائی تھیں ان کے لئے جلد ششم جزو ثانی ریزرو کر دی گئی تھی۔ اگر ان احباب نے اس وقت تک یہ جلد نہ خریدی ہو تو مطلع فرماویں۔ تاکہ ان کو وہ ارسال کر دی جائے۔ ورنہ کسی دوسرے ضرورت مند دوست کے پاس فروخت کر دی جائے گی۔ جن احباب کی طرف سے ۱۰ جولائی ۴۸ء تک کوئی جواب موصول نہ ہوگا۔ ان کی ریزرویشن منسوخ کر دی جائے گی۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور)

درخواست دعا

دیہاتی مبلغ کے لئے ۲۹ مورخہ ۵/۴۸ تا ۶/۴۸ تبلیغ کے دوران میں خاکسار مولوی بشیر محمد صاحب کو چک ۱۰۶/۱۴ ستو دھی جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں ضلع گوجرانوالہ کا ایک احمدی گھرانہ آیا ہے (شیخ میرداد علی اور محمد علی صاحبان) انہیں محض احمدیت کی بنا پر طرح طرح سے تکلیف پہنچائی جا رہی ہے۔ احباب جماعت اور خاص طور پر درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (خاکسار عبد الغنی رشدی)

(۲) میرا لڑکا عزیزم فائز محی الدین عرصہ سے بیمار ہے۔ بخار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحت کاملہ و عمر دراز عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین (اہلیہ قریشی فیروز محی الدین صاحب واقف زندگی)

درخواست ہائے دعاء

فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ اُن کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں :۔ (محمد اشرف واقف زندگی)

۲۔ میرا لڑکا عزیزم امان اللہ عارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عزیزم کی صحت یابی و درازیٔ عمر و خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عباد اللہ گیانی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۳۔ میں ایک عرصہ سے کنٹھ مالا کا شکار رہا ہوں۔ باوجود علاج معالجہ کے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ اس مرض موذی کی وجہ سے میں نہ کوئی کام کر سکتا ہوں اور نہ ہی کوئی نوکری۔ جب سے مشرقی پنجاب سے آیا ہوں۔ بیکار پڑا ہوا ہوں احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ میرے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفا کاملہ و عاجلہ فرماوے۔ خاکسار عنایت احمد ملک ۹۱۶ لائلپور

اعلانات نکاح

حمیدہ بیگم صاحبہ بنت محمد علی صاحب کا نکاح محمد افضل ولد عبد اللہ صاحب کے ساتھ مبلغ پانچصد روپیہ مہر اور حلیمہ بیگم صاحبہ بنت محمد حسین صاحب کا نکاح عبد الحق صاحب ولد امام الدین صاحب کے ساتھ مبلغ یکصد روپیہ مہر پر شیخ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے مقامی جامعہ مسجد میں پڑھایا۔ اور امینہ بی بی بنت محمد علی صاحب کا نکاح عبد الرحمٰن صاحب ولد عبد اللہ صاحب کے ساتھ مبلغ چھ صد روپیہ مہر پر اور سارہ بیگم بنت شیخ عبد اللہ صاحب مہاجر کا نکاح فضل کریم صاحب ولد شیخ غلام رسول صاحب گھٹیالیاں کے ساتھ مبلغ پانچصد روپیہ مہر پر سید نذیر حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں نے پڑھایا احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلقات جانبین کیلئے بابرکت بنائے آمین (شیخ غلام رسول صاحب۔ گھٹیالیاں)

مشرقی بنگال کے ملازموں کو مکانات مہیا کرنے کی سکیم

کراچی ۲۲ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مشرقی بنگال نے ڈھاکہ میں مقیم ۵۰۰ ماتحت افسروں اور ۵۰۰ کلرکوں کو فیملی کوارٹر مہیا کرنے کے لئے ایک اسکیم بنائی ہے تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس اسکیم پر ...... ۴ روپیہ خرچ ہوگا۔

کشمیر کے پناہ گزینوں کی امداد کیلئے
قائداعظم ریلیف فنڈ سے رقم

لاہور ۲۲ جون کشمیر پناہ گزینوں کی ریلیف کمیٹی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ قائداعظم ریلیف فنڈ سے کشمیر کے پناہ گزینوں کی امداد و اعانت کے لئے کشمیر رفیوجی سنٹرل ریلیف کمیٹی کو پانچ لاکھ روپیہ ۲۵۰۰ بوریاں آٹا ۵۰ ہزار گز کورس کپڑا ۔ ۷۹ ڈرم خشک دودھ کے مخصوص کئے گئے ہیں۔

عراقی کابینہ مستعفی ہو گئی!

بغداد ۲۲ جون ۔ آج عراق کے ایجنٹ امیر عبداللہ نے سید محمد الصدر کی مرتبہ وزارت کے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے یہ وزارت جنوری میں تشکیل کی گئی تھی۔

تاج کی طرف سے اپنی تقریر کے دوران میں ایجنٹ نے کہا کہ نئی وزارت کی تشکیل ہو رہی ہے باوثوق ذریعہ سے پتہ چلا ہے کہ مستعفی ہونے والے وزیراعظم یا ان کی کابینہ کے وزیر امور داخلہ مصطفیٰ العمری کو نئی وزارت کی تشکیل کے لئے کہا جائے گا۔ گزشتہ ہفتہ کے عام انتخابات کے آخری نتائج سے سابقہ پارلیمان میں معمولی تبدیلی ہوئی ہے اور تمام وزراء جو مجلس ایوان کے رکن تھے دوبارہ منتخب ہو گئے ہیں

سرحد میں باغی عناصر کا قلع قمع کرنے کیلئے کراچی سے منظوری حاصل کر لی گئی
عنقریب آرڈیننس جاری کر دیا جائیگا

ایبٹ آباد ۲۲ جون ۔ سرحد کے وزیراعظم مسٹر عبدالقیوم خاں نے آج ہزارہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کراچی سے اس مسودہ کی منظوری آ گئی ہے جس کے ماتحت سرحد میں پاکستان کے دشمن عناصر کا قلع قمع کیا جائے گا۔ خان عبدالقیوم خان نے کہا عبدالغفار خاں نے قائداعظم سے خاموش رہنے کا وعدہ کیا تھا لیکن کراچی سے واپس آکر غالباً ہندوؤں کی انگیخت پر وہ پھر پاکستان کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے ۔ فقیر ایپی کے متعلق سرحد کے وزیراعظم نے کہا کہ وہ محض اس بات پر انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے کہ ایک ہندو عورت کو جو مسلمان ہو گئی تھی ۔ ہندوؤں کو واپس کر دیا گیا تھا لیکن مسلم خواتین کی عزت و ناموس پر غیر مسلموں نے حملے کئے تو فقیر ایپی پر کوئی اثر نہیں ہوا ۔ وزیراعظم نے کہا بات دراصل یہ ہے کہ فقیر ایپی چند ٹکلیوں کے عوض ہندوؤں کے ہاتھ میں بک گئے ہیں۔ صوبہ سرحد میں رشوت ستانی کو ختم کر دینے کے متعلق خان عبدالقیوم خاں نے کہا کہ حکومت نے رشوت ستانی کو ختم کرنے کے لئے پہلے ہی ایک کمیٹی قائم کر دی ہے یہ کمیٹی رشوت کو ختم کرنے میں کسی کا لحاظ نہ کرے گی۔

وزیراعظم نے دعوے کیا کہ پاکستان کے دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں صوبہ سرحد میں رشوت ستانی بہت کم ہے وزیراعظم نے اعلان کیا کہ اگر آپ مجھے رشوت لینے میں مجرم پائیں تو بیشک گولی سے اڑا دیں۔

عرب سلاطین کی کانفرنس

قاہرہ ۲۲ جون ۔ دنیائے عرب کے تین طاقتور بادشاہوں شاہ عبداللہ شرق اردن شاہ فاروق والئے مصر اور شاہ ابن سعود والئے سعودی عرب کے درمیان ایک اہم کانفرنس ہو رہی ہے ۔ جس میں فلسطین میں صلح کے متعلق عربوں کے آخری پلان پر بحث کی جائے گی یہ کانفرنس اس ہفتہ میں منعقد ہوگی

پاکستان کیلئے کول کمشنر
خان صاحب نصر اللہ کی تقرری

کراچی ۲۲ جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت صنعت و حرفت کے ڈپٹی سیکرٹری خانصاحب ایم نصر اللہ خاں کو پاکستان کا کول کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان کیلئے سوتی کپڑے کی آمد

کراچی ۲۲ جون آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ آئندہ دو ماہ کے دوران میں چیکوسلاویکیہ پاکستان کو پچاس لاکھ گز سوتی کپڑا روانہ کریگا ۔ اس کی قیمت پاکستان اسٹرلنگ میں سے ادا کرےگا۔

حکومت پاکستان کا ہندوستان سے مطالبہ

ایبٹ آباد ۲۲ جون باخبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے عوام کے پرزور مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے حکومت ہند کو ایک نوٹ بھیجنا منظور کر لیا ہے جس میں گڑھی حبیب اللہ پر گزشتہ مہینہ بمباری سے جو جانی نقصان اور مالی نقصان ہوا ہے اس کا پورا پورا معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا جائیگا اسی سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نقصان کا اندازہ لگا رہی ہے حکومت ہند نے یہ تسلیم کر لیا تھا کہ ہندی طیاروں نے غلطی سے پاکستان کا علاقہ پر بمباری کی تھی۔

حاجی حسب ذیل رقوم اپنے ساتھ لیجا سکینگے

نئی دہلی ۲۲ جون حکومت ہند اس سال حاجیوں کو مندرجہ ذیل رقوم حجاز لے جانے کی اجازت دیگی

رمضان سے قبل	کیبن درجہ کے حاجی	۴,۱۲۵/- روپے
	ڈیک درجہ کے حاجی	۲,۶۵۰/- روپے
بعد رمضان	کیبن درجہ کے حاجی	۳,۰۰۰/- روپے
	ڈیک درجہ کے حاجی	۲,۱۰۰/- روپے

ان کے علاوہ بنک کے ذریعوں سے ۷,۵۰۰/- روپے فی کس اور ۴,۰۰۰/- فی بچہ اور مزید منگایا جا سکتا ہے

بھوک ہڑتال کرنا غیر اسلامی طریقہ ہے
اے ۔ جی ۔ پی ۔ آر کے عملہ کو مولانا بدایونی کی نصیحت

کراچی ۲۲ جون گذشتہ دنوں اے ۔ جی پی آر کے بعض ملازمین نے حکومت سے اپنے مطالبات منوانے کیلئے بھوک ہڑتال کر دی تھی جس پر مولوی عبدالحامد بدایوانی نے انہیں حسب ذیل نصیحت کی۔

"بھوک ہڑتال یا آپ اسے جو کچھ بھی کہیں غیر اسلامی طریقہ ہے اگر یہ بھوک ہڑتال جاری رہی اور تینوں ہڑتالیوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو گیا تو ایسی موت کو اسلام نے حرام بنایا ہے ۔ مجھے آپ کی شکایات سے پوری ہمدردی ہے ۔ اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے تدارک کیلئے آپ صرف آئینی طریقے اختیار کریں ۔ بھوک ہڑتال کو ہندوستانی سیاست میں ہندوستانی کانگرس کے لیڈروں نے داخل کیا تھا۔ اور وہ مسلمانوں کیلئے قطعی ناجائز ہے اگر آپ کے اعلیٰ افسر یا متعلقہ وزارت نے آپ کو تسلی بخش جواب نہیں دیا ۔ تو آپ حضور وزیراعظم پاکستان اور سب سے آخر میں قائداعظم تک پہنچ سکتے ہیں قومی ادارے مثلاً مرکزی جمعیۃ مہاجرین سندھ بھی متعلقہ حکام کے سامنے آپکے جائز مطالبہ کی حمایت کریگی

امریکہ سے ریڈیو ٹیلی فون

لاہور ۲۲ جون امریکہ کو جانے والی ٹیلی فون کال کے لئے ایک نادر سہولیت دی جائے گی ۔ اس سہولیت کی بنا پر ٹیلی فون کرنے والے ایک ہی وقت میں ریڈیو ٹیلی فون کی مدد سے دو یا دو سے زیادہ اشخاص سے ایک ساتھ ٹیلی فون کر سکیں گے ۔ ایسے ریڈیو ٹیلی فون کال کی ہر مزید اسٹیشن کے لئے پہلے تین منٹ کے لئے دس روپے اور ہر مزید تین منٹ کیلئے ۳/۶/- روپے ہوں گے یہ اجرت علاوہ معمولی ٹیلی فون اجرت کے ہوگی جو اس وقت امریکہ اور ہندوستان کے ٹیلی فون کال کے لئے رائج ہیں۔

عبدالغفار خاں کی گرفتاری پر انڈیا لیگ کا تار

نیویارک ۲۲ جون مسٹر سنگھ نے جو امریکہ کی انڈیا لیگ کے صدر ہیں ۔ پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کو تار دیا ہے کہ امریکہ کے ہندوستانیوں کو خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری کی خبر پڑھ کر بہت حیرت ہوئی ہے آپ ازراہ کرم پوری تفصیل دیں خانصاحب عمر بھر ہندوستان کی آزادی کے لئے جنگ کرتے رہے ہیں ۔ ہم کو نہایت افسوس ہو رہا ہے کہ جو شخص ایسے کیرکٹر اور اوصاف کا مالک ہو ۔ جیسا کہ خان عبدالغفار خاں ہیں اُن کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے ۔

برار کے مسلمانوں کو بچانے کیلئے رضاکاروں نے سردھڑ کی بازی لگا دی

ناگپور ۲۲ جون سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برار کے مسلمانوں کو حیدرآباد لے جانے کے لئے رضاکاروں کی ایک سکیم پکڑی گئی ہے رضاکار اس کوشش میں ہیں کہ برار میں جس قدر مسلمان ہیں انہیں حیدرآباد چلے جانے پر مجبور کر دیا جائے ۔ ۱۶ جون کو رضاکاروں کی ایک جماعت ہندوستانی سرحداتی پولیس کی آتش باری کے باوجود برار میں بہیسم سب ڈویژن علاقہ میں ایک گاؤں باپڈ تھوپہ میں گھس گئی ۔ اور چالیس مسلمانوں کو اپنی حفاظت میں حیدرآباد چلنے پر آمادہ کر کے لے گئی۔

پوپ سے سفارتی تعلقات

نئی دہلی ۲۲ جون حکومت ہند نے پوپ (ویٹی کن) سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے حکومت ہند کو قوی امید ہے کہ ان سفارتی تعلقات سے حکومت ہند اور ویٹی کن کے درمیان تعلقات اور دوستانہ اور استوار ہو جائینگے اور یہ دونوں کیلئے فائدہ مند ہوگا۔

ایٹم کے تجربات میں برطانیہ کو شامل نہیں کیا جائیگا

لندن ۲۲ جون ڈیلی ورکر کے ڈپلومیٹک نمائندہ کا بیان ہے کہ اب آئندہ امریکہ جو ایٹم بم کے تجربات کریگا ان میں برطانوی نمائندہ کو شامل نہیں کریگا اخبار کا بیان ہے کہ برطانیہ نے امریکہ سے اس فیصلہ کیخلاف زبردست احتجاج کیا ہے گزشتہ تجربہ میں بھی برطانوی نمائندوں کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔